

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حبیبِ خدا سیدِ انبیاء ﷺ کے والدین کریمین جنتی ہیں

تصنیف
مفتی محمد امین
رحمۃ اللہ علیہ

تحریک تبلیغ اسلام

پتہ: گولہ پانی، جسر 54، بازار کلاں، کلاں، تھانہ 041-2602292

www.tablighulislam.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حبیبِ خدا سیدِ انبیاء ﷺ کے والدین کریمین ^{رضی اللہ عنہما} جنتی ہیں



بیشمار

تحریک تبلیغ الاسلام (عزیز)

پتو محمد علی ایڈس 54، درج اولیٰ اسلام آباد، فون: 26002282-041

www.tablighulislam.com

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ

و اصحابہ اجمعین . اما بعد !

گزشتہ دنوں بعض اخباروں میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں محترم سید محمد اخلاق صاحب زید شرف کا چشم دید واقعہ کہ سید العالمین، شفیع الدین کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کو بلند کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ واقعہ کہ ایک بد بخت نجدی نے یہاں تک کہہ دیا کہ تم کس کافرہ عورت کی قبر پر فاتحہ پڑھتے ہو (الحیا یا اللہ العیا یا اللہ) یہ پڑھ کر یقیناً ہر ایماندار کا دل دکھا بلکہ اکثر اہل ایمان آب دیدہ ہوئے آنسوؤں سے داڑھیاں تر ہوئیں فقیر کو بھی غیرت ایمانی نے قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے آقا رحمت کائنات ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کی نظر سے پڑھیں۔

(قاعدہ)

جس زمانے میں کسی نبی کی دعوت و تبلیغ نہ ہو اس کو فترت کا زمانہ کہا جاتا ہے اور اہل فترت کی بخشش کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شرک سے بت پرستی سے بچے رہیں۔ اس قاعدہ کی رو سے رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کا زمانہ فترت کا زمانہ تھا اور اس میں کسی کو انکار اور اختلاف نہیں ہے۔ دوسری بات کہ صیب خدا سید انبیاء ﷺ کے والدین کریمین نے بھی بت پرستی نہیں کی بلکہ سرکار ﷺ کی والدہ ماجدہ کا بت پرستی سے منع کرنا ثابت ہے چنانچہ مواہب لدنیہ پھر اس کی شرح زرقانی علی المواہب میں ہے کہ جب نبی اکرم رسول محترم ﷺ کی والدہ ماجدہ مدینہ سے واپس ہوئیں اور مقام ابوا میں پہنچ کر بیمار ہو گئیں اور سید العالمین ﷺ کی عمر شریف تقریباً چھ سال کی تھی۔ والدہ ماجدہ اپنے نور نظر بخت جگر رحمت کو نبین ﷺ کو مخاطب ہوئیں اور فرمایا: ان صح ما ابصرت فی المنام فانت مبعوث الی

الانام تبعث فی الحل و فی الحرام تبعث فی التحقیق و الاسلام

دین ابیک البراہام فاللہ انہاک عن الاصنام ان

لا تلو الیہامع الاقوام

یعنی اے میرے بھائی جبرائیل! یہ ہے وہ جو میں نے خواب میں دیکھا ہے تو تو رسول بنا کر بھیجا جائے گا ساری خدائی کی طرف اے میرے نور نظر تو مبعوث ہوگا تاکہ حلال و حرام کو بیان کرے تو نبی رسول بنا کر بھیجا جائے گا تاکہ حق کو حق اور باطل کو باطل بیان کرے تو مبعوث ہوگا ساتھ دین ابراہیم (علیہ السلام) کے جو نیکوکار اور اپنے رب کریم کی اطاعت کرنے والے تھے اے میرے نور نظر میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کہ بتوں کی پوجا سے منع کرتی ہوں اور یہ کہ تو بتوں اور بت پرستوں کی مدد اور طرف داری سے بچا رہے اس کے بعد والدہ ماجدہ نے فرمایا:

کل حسی میت و کل جدید سال و کل کبیر یغنی و السامیۃ
و ذکر ی باقی و قد تروکت خیراً و ولدت طہراً ثم ماتت

یعنی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہر زندہ نے مرنا ہے اور ہر نئی چیز فنا ہونے والی ہے اور اب میں دنیا سے چار ہی ہوں لیکن میرا ذکر خیر باقی رہے گا کیونکہ میں خیر (مصطفیٰ کریم ﷺ) کو چھوڑے جا رہی ہوں اور میں نے پاک ذات کو جنا ہے زائل بعد والدہ ماجدہ دو سال فرما گئیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

اس پر علامہ ذرقانی نے فرمایا: وهذا القول منها صریح فی انها

موصوفۃ اذ کبرت دین ابراہیم و بعثت ابنہا ﷺ لہا اسلام من

عند اللہ ونہید عن الاصنام وموالیتها. (زرقانی صفحہ ۱۶۵ جلد ۱)

یعنی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فرمان سے صراحتاً ثابت ہوا کہ وہ توحید پر تھیں ایک خدا جل جلالہ کو ماننے والی تھیں کیونکہ والدہ ماجدہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین کا ذکر کیا اور بتوں پرستوں کے ساتھ دوستی سے منع فرمایا تھا۔

الحمد لله رب العالمين اذ کورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ سرکار کی والدہ مشفقہ موت تھیں اسکے باوجود اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب رحمت دو عالم ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد آپ کے اعزاز و اکرام کی خاطر آپ ﷺ کے والدین کو بھی طہیّین طاہرین رضی اللہ عنہما کو دوبارہ زندہ کیا حتیٰ کہ ان دونوں نے تفصیلی ایمان قبول کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل کیا جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں دلائل کے ساتھ ملاحظہ کریں گے۔

پڑھیں اور ایمان مضبوط کریں اور جو لوگ حبیب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافرہ عورت کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمت کائنات ﷺ کو یقیناً دکھ اور ایذا دے رہے ہیں وہ اس سے توبہ کریں وہ مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر راہِ راست پر آجائیں یا پھر لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر جہنم کی تیاری کریں۔

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة
واعذبهم عذاباً مهيناً. (قرآن مجید)

نیزو الذين يؤذون رسول الله لهم عذاب الیم (قرآن مجید)
یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں ان پر
اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کیلئے رسوا کرنے
والا عذاب ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے رسول کو ایذا (تکلیف) دیتے ہیں
ان کیلئے دردناک عذاب تیار ہے۔

حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم. وصلى الله تعالى على حبيب سيد العالمين اكرم
الاولين والاخرين وعلى آله واصحابه اجمعين.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے مردوں کو زندہ کرنا کچھ بعید نہیں۔
قرآن پاک گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے
زمانے کا مقتول دوبارہ زندہ ہوا یوں ہی سیدنا خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے بلاوے پر مردہ جانور زندہ ہو گئے۔

ثم ادعہن یتاتیک سعياً. (سورۃ البقرہ)

نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیز علیہ السلام کے گدھے کو دوبارہ زندہ کیا
اور سیدنا یحییٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے یوں ہی اللہ تعالیٰ کے
حبیب رحمت کائنات ﷺ کے بلاوے پر اللہ تعالیٰ نے مردہ لڑکی کو زندہ
کر دیا۔ (شفا قاضی میاض صفحہ ۳۰۲ جلد ۱)

(دلائل النبوة بحوالہ حمید اللہ علی العالمین صفحہ ۳۲۲)

یوں ہی اللہ تعالیٰ قادر و قیوم جل جلالہ نے اپنے حبیب
رحمۃ للعالمین اکرم الاولین والآخرین ﷺ کے اعزاز و اکرام کی خاطر آپ
کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

﴿سید العالمین ﷺ کے والدین کریمین﴾

اعزازِ اُزندہ کیے گئے اور ان دونوں نے

تفصیلی ایمان قبول کیا ﴿

جیسے خالق کائنات جلاجلالہ نے اپنے حبیبِ رحمت کائنات ﷺ کی وساطت سے مردوں کو زندہ کیا یوں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا۔

آخر حدیث و فقہ و تفسیر نے اس مسئلہ کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے۔ (الجزء اہم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء) چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نو کتابیں تحریر کی ہیں جن کا نام رسائل تہہ رکھا گیا ہے ان میں چھ کتابیں صرف جانِ دو عالم ﷺ کے والدین کریمین کے نامی (جنسی) ہونے کے متعلق ہیں۔ (الجزء اہم اللہ عنا خیر الجزاء و جعل الجنة مثواہ) ان میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل قاہرہ سے اور متعدد وجوہ سے ثابت کیا ہے کہ سرورِ کونین ﷺ کے والدین کریمین جنسی ہیں۔

ایک وجہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم ﷺ کے

اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کریمین کو ان کے وصال کے بعد زندہ فرمایا اور ان دونوں حضرات نے تفصیلاً اللہ رسول (جل جلالہ و عظمیٰ) پر ایمان کا اقرار کیا جیسے کہ حدیث پاک میں ہے: عن عروۃ ابن الزہیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ ﷺ سأل ربہ ان یحییٰ ابرہہ فاحیاءہما لہ فامنا بہ ثم امانہما۔

(زرقاتی علی المصابہ صفحہ ۱۶۸ جلد ۱ / حۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۲)

حضرت عروہ بن زہیر، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کریم سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر تو رب ذوالجلال نے اپنے حبیب ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا دونوں کو زندہ کیا اور وہ دونوں (والدین کریمین) اپنے لختِ جگر رحمت للعالمین ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔

اس حدیث پاک کے متعلق بڑے بڑے جلیل القدر آئمہ حدیث نے فقہا کرام اور علماء راہنمائی نے اپنے اپنے تاثرات بیان کیے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

یہ حدیث پاک ان پہلی حدیثوں کے لیے ناخ ہے جو حدیثیں

منکرین بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے اور بعد والی حدیثیں پہلی مخالف حدیثوں کے لیے ناخ ہوا کرتی ہیں۔

اس بات کو آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ پہلے رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق کوئی بات واضح اور ثابت نہ تھی کہ ان کا کیا حال ہے کیونکہ جب ان دونوں حضرات کا وصال ہوا تھا اس وقت امت کے والی ﷺ نے ابھی اعلان نبوت نہیں کیا تھا کیونکہ جب والد ماجد کا وصال ہوا تو آپ ابھی شکم مادر میں تھے اور جب والدہ ماجدہ کا وصال ہوا اس وقت آپ کی عمر شریف تقریباً پانچ چھ سال کی تھی اور نبوت و رسالت کا اعلان غر شریف کے چالیس سال ہونے پر کیا اور ان کے وصال کے وقت کسی بھی نبی کی نبوت ظاہر نہ تھی تو کوئی دلیل موجود نہ تھی کہ سرور کونین ﷺ کے والدین کریمین کا کیا حال ہے اور اس وقت مختلف روایات (متنی اور مثبت) چل رہی تھیں مثلاً یہ کہ وہ زمانہ فترت تھا اور اہل فترت کی بخشش کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ انہوں نے شرک اور بت پرستی نہ کی ہو اور یہ امر مسلم ہے کہ حبیب خدا ﷺ کے والدین کریمین اہل فترت سے تھے اور یقیناً انہوں نے کبھی بھی بت پرستی نہیں کی تھی اور یہ بات ان دونوں کے جنتی ہونے کیلئے کافی تھی۔

لیکن اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کے

اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین (ماں، باپ) دونوں کو دوبارہ زندہ کیا اور دونوں حضرات نے تفصیلاً اور صراحتاً ایمان قبول کیا کلمہ پڑھا اور پھر اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔

یہ حدیث پاک جس میں دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے پہلی سب مخالف مفہوم کی احادیث کے لیے ناخ ثابت ہوئی پہلی حدیثیں منسوخ ہو گئیں اور اب کسی ایمان والے کو اس بات میں شک نہ رہا کہ ہمارے آقا ﷺ کے والدین جنتی ہیں۔

والحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ
سید العالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔



آئمہ حدیث اور علماء اعلام کے تاثرات

قال الزرقانی فی شرح المواہب بعد ذکر احیانہما وقد

جعل هؤلاء الائمة هذا الحديث ناسخاً للاحادیث الواردة بما

یخالفه ونصوا علی انه متاخر عنها فلا تعارض بینہ و بینہا۔

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱/ حوالہ علی العسین صفحہ ۴۱۲)

یعنی امام عبدالباقی زرقانی نے مواہب لدین کی شرح میں فرمایا کہ

یہ حدیث پاک جس میں شاہ کونین رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین کے وصال کے بعد زندہ ہونے اور تفسیل ایمان قبول کرنے کا ذکر ہے اس حدیث پاک کو ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک سے پہلے کی مخالف مفہوم کی احادیث مبارکہ کے لیے ناخ قرار دیا ہے۔ یعنی پہلی حدیثیں منسوخ ہو گئیں اور صراحۃً فرمایا کہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے لہذا کوئی تعارض (تکراء) نہ رہا۔

اللهم صلی وسلم وبارک علی حبیبک سید العلمین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(۲)

علامہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

وفی الاشباہ والنظائر من مات علی الکفر ابیح لعنه الا

والدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لموت ان اللہ احیاهما لہ حتی امنا کذا

فی مناقب الکردری۔ (تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱۷ جلد ۱)

یعنی کتاب الاشباہ والنظائر میں ہے کہ جس کسی کو کفر پر موت آ جائے اس کو لعنت کرنا جائز ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین

پر (ہرگز) لعنت جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ محمد ﷺ کے والدین کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ اللہ رسول (جل جلالہ) پر ایمان لائے جیسے کہ مناقبِ کروری میں ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

﴿ ۳ ﴾

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

قال الشہاب ابن حجر فی مولده وفی شرح الہمزۃ ان

الحديث غیر ضعیف بل صحیحہ غیر واحد من الحفاظ۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۲)

امام شہاب الدین ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شرح حمزہ میں ہے کہ یہ حدیث پاک ضعیف نہیں ہے بلکہ اس حدیث پاک کو بہت سارے حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی من

اتخذہ اللہ حبیباً فی الدنیا والاخرۃ وعلی الہ واصحابہ

اجمعین۔

﴿۴﴾

امام تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

قال التلمسانی روی اسلام امیہ علیہ السلام بسید صحیح

و کذا روی اسلام امیہ علیہ السلام و کلاهما بعد الموت تشریفاً
لہ علیہ السلام

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۶۹ جلد ۱/ حصہ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۳)

علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا وہ بارہ زندہ ہو کر اسلام قبول کرنا اور یونہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا اسلام قبول کرنا صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ان کے وصال کے بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و اکرام کے لیے زندہ کیا تھا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ
و اصحابہ اجمعین۔

﴿۵﴾

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا زندہ ہونا اور ایمان لانا نہ

عقلاً مستفیع ہے نہ ہی شرعاً کیونکہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا اور اپنے قاتل کی خبر دینا مذکور ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح ہمارے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اللہ تعالیٰ نے متعدد مردے زندہ فرمائے ہیں۔ پس جب یہ ثابت ہے تو نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے میں کون سی چیز مانع ہے۔ (روح البیان صفحہ ۶۱ جلد ۱)

﴿۶۶﴾

ایک محبت نبی کا قول مبارک

قال بعضهم:

ایقنت ان ابی النبی وامی
احیاهما الرب الکریم الباری
حتی لے شہدا بصدق رسالہ
لم یفلک کرامة المختار
هذا الحدیث ومن یقول بضعفه

لہر الضعیف عن الحقیقہ عاری

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

بچک نبی رحمت ﷺ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ ان دونوں کو ان کے رب کریم نے زندہ کیا حتیٰ کہ دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے سچے رسول ہونے کی گواہی دی۔

اے عزیز اس بات کو مان لے کہ یہ مختار نبی کی کرامت ہے (عزت افزائی کے لیے ہے) اور دوبارہ زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ حدیث سے ثابت ہے اور جو کوئی اس حدیث پاک کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا ایمان ضعیف ہے) ایسا شخص حقیقت سے عاری ہے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی المختار
سیدالابرار زین المرسلین الاخیار وعلی الہ واصحابہ الی یوم
القرار۔

﴿ ۷ ﴾

حب الرسول علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

ان اللہ احیاء مالہ ﷺ حتیٰ آماناہ و هذا السبیل مال

الیہ طائفہ "کثیرہ" من الائمۃ الحفاظ منهم الحافظ ابو بکر

الخطیب البغدادی و الحافظ ابو القاسم ابن عساکر و الحافظ

ابو حفص بن شاہین و الحافظ ابو القاسم السہیلی و الامام

القرطبی و الحافظ محب الدین الطبری و العلامة ناصر الدین

ابن المنیر و الحافظ فتح الدین بن سید الناس۔

(زرقاتی علی المواہب صفحہ ۱۲۹ جلد ۱ / حیدر اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۳)

اس بات میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے

اعزاز و اکرام کے لیے آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسول پر ایمان لائے۔ اس امر کی (زندہ ہو کر ایمان لانے کی) حدیث

پاک کو بہت سارے اماموں اور حفاظ حدیث نے اپنایا ہے مثلاً

۱۔ حافظ الحدیث ابو بکر خطیب بغدادی

۲۔ حافظ الحدیث ابو القاسم ابن عساکر

۳۔ حافظ الحدیث ابو حفص بن شاہین

۴۔ حافظ الحدیث ابو القاسم سہیلی

۵۔ امام قرطبی

۶۔ حافظ الحدیث محب الدین طبری

۷۔ علامہ ناصر الدین بن مزہر

۸۔ حافظ الحدیث فتح الدین بن سید الناس

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی المختار

سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ الی یوم القرار.

﴿ ۸ ﴾

الحافظ السیوطی وحمۃ اللہ تعالیٰ وجزاؤہ عن الاسلام

والمسلمین غیر الجزاء فانہ الف فی ذلک جملة مولفات

اثبت فیہا نجاتہما ببراہین كثيرة واقام النکیر علی من زعم

خلاف ذلک من اهل الجہود والجمود.

اللہ تعالیٰ حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مسلمانوں

کی طرف سے بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا کرے کہ انہوں نے کئی کتابیں

اس موضوع پر لکھی ہیں اور دلائل قاہرہ سے نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین

کا جنتی ہونا ثابت کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنی ضد تعصب اور جمود کی وجہ

سے اس کے خلاف باتیں کی ہیں ان کی خوب خبر لی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۱۳)

(اہل جمہود کا ایک واقعہ)

سید شریف مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک عالم دین کو اس مسئلہ میں تردد تھا کہ رحمت کائنات ﷺ کے والدین جنتی ہیں یا نہیں (اس کا جمود ثوقاً نہیں تھا) اسی تردد میں مطالعہ کرتے کرتے چراغ پر جھک گئے اور بدن جل گیا۔ صبح ہوئی تو ایک (فوجی) لشکری آیا اور دعوت کی درخواست کی کہ میرے ہاں آپ کی دعوت ہے۔

گھوڑے پر سوار ہو کر دعوت کھانے جا رہے تھے کہ ایک سبزی فروش اپنی دوکان کے سامنے ترازو اور باٹ لیے بیٹھا تھا اس نے اٹھ کر گھوڑے کی ناکام پکڑ کر شعر پڑھنا شروع کر دیے جو یہ ہیں:

أمنت ان ابا النبی وامہ

احیاهما الحی القدیر الباری

حسی لقد شہد الہ برمالہ

صدق فذاک کرامة المبحر

یعنی میرا ایمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ

ان دونوں کو اس ذات نے زندہ کیا جو کہ ٹی وقت پر اور پیدا فرمانے والا ہے حتیٰ

کہ دونوں نے رسول اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ اس بات کو مان لے کیونکہ یہ اس عقار نبی کے اکرام کے لیے ہے۔

جب عالم دین مذکور نے یہ سنا تو خیال کیا کہ یہ حدیث تو ضعیف ہے فوراً اس سبزی فروش نے شعر پڑھ دیا۔ مولانا یہ بات حدیث پاک سے ثابت ہے اور جو اس حدیث کو ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے (اس کا اپنا ایمان ضعیف ہے) اور وہ حقیقت سے عاری ہے۔

یہ شعر سنا کر اس نے اس عالم دین سے کہا اے شیخ ان باتوں کو مضبوط پکڑ لے اور راتوں کو نہ جاگ اور اپنے جسم کو نہ جلا اور مولانا یہ بھی سنتے جائیں کہ دعوت پر نہ جاؤ کیونکہ وہ حرام پکا ہوا ہے۔

اس سبزی فروش کے اس فرمانے سے مولانا صاحب بے خود ہو کر سوچتے ہی رہ گئے پھر خیال آنے پر اس سبزی فروش کی تلاش شروع کر دی اور دکانداروں سے پوچھا کہ وہ سبزی فروش کہاں گیا دوکاندار بولے مولانا یہاں تو کبھی کوئی سبزی فروش نہیں بیٹھا۔ زان بعد وہ عالم دین وہیں سے واپس آ گئے اور دعوت پر نہ گئے۔ (شمول الاسلام صفحہ ۳۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلا جلالہ اس زمانے کے علماء کو بھی جمود توڑ کر اس

اعجازی شان کو مان لینے کی توفیق عطا کرے اور وہ رحمت کائنات ﷺ کے

والدین کریمین کو معاذ اللہ..... ثابت کر کے دوزخ نہ خریدیں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی

العظیم

﴿۹﴾

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث پاک لکھ کر کہ حبیب خدا

نے اپنے رب کریم سے دعا کی یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر اللہ تعالیٰ نے

زندہ کر دیا اور وہ دونوں ایمان لائے پھر وصال فرمایا اس پر امام سہیلی نے

فرمایا: واللہ قادر "علیٰ کل شیء" ولیس تعجز رحمۃہ و قدرۃ

عن شیء و نبیۃ علیہ الصلاۃ والسلام اهل "ان یخصہ بما شاء من

فضله و ینعم علیہ بما شاء من کرامتہ و قد جعلہ ہؤلاء الائمة

هذا الحدیث ناسخاً للاحادیث الواردة بما یخالف ذلک

ونصوا علی انہ متاعر "عنها فلا تعارض بینہ و بینہا۔

(زرقاتی علی المصاب صفحہ ۱۶۸ جلد ۱ / حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۲)

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس کی رحمت اور اس کی قدرت کی چیز

سے عاجز نہیں اور اس کے نبی ﷺ اس بات کے اہل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جس فضیلت کے ساتھ چاہے خاص کرے اور جو چاہے اپنے حبیب ﷺ پر انعام کرے اور پھر یہ کہ ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک کو دوسری حدیثوں کے لیے ناخ قرار دیا ہے اور اس پر نص فرمائی ہے کہ حدیث پاک بعد کی ہے (اس وجہ سے دوسری احادیث مبارکہ منسوخ ہو گئیں) لہذا ان کا آپس میں کوئی تعارض (تکڑاؤ) نہیں ہے۔

مولای صلی وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

(۱۰)

امام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز قول مبارک
امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید الغلین ﷺ کے فضائل
مبارکہ بڑھتے ہی چلے گئے اور وصال شریف تک زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے
اور یہ سرکار ﷺ کے والدین کا زندہ ہو کر ایمان قبول کرنا یہ بھی ان فضائل
میں سے ہی ہے نیز فرمایا کہ والدین کریمین کا زندہ ہونا یہ نہ تو عقلاً بعید ہے نہ
شرعاً ناممکن ہے کیا قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے قتل کا دوبارہ زندہ ہونا

اور اپنے قاتل کا پتہ بتانا ثابت نہیں اور کیا قرآن پاک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا ثابت نہیں اور کیا ہمارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے زندہ نہیں کیے؟ اور جب یہ ثابت ہے تو کوئی چیز مانع ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین زندہ کیے جائیں جبکہ یہ سب کچھ سرور کونین ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہیں۔

(زرقانی علی المواب صفحہ ۷۱ جلد ۱ / حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۱۴)

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک الذی کرمته
وفضلتہ علی العلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(ایک سوال)

یہ ان علماء سے سوال ہے جو کہ رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق کہہ جاتے ہیں کہ وہ مسلمان تو نہیں تھے بلکہ وہ تھے۔ سوال یہ ہے کہ آپ مولوی صاحبان میں سے کوئی نو مسلم ہو اس کا باپ مسلمان نہیں تھا اور اس کا لڑکا مسلمان ہو کر کسی دینی درس گاہ میں داخل ہو گیا۔ علم دین حاصل کر کے عالم دین کہلایا اس عالم دین کو کوئی کہہ دے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان اور کافر تھا اور وہ کافر ہی مر گیا تو دل پر پتھر رکھ

کرتائیں کہ آپ کی عزت افزائی ہوئی یا بے عزتی ہوئی۔ فقیر اپنی غیرت ایمانی کی وجہ سے ایسے عالم دین سے پوچھتا ہے خدا کا کچھ بتاؤ تمہارا دل اس بات کے سننے سے کہ آپ کا باپ تو بے ایمان کا فر تھا وہ تو کفر پر ہی مر گیا دل دکھایا کہ دل خوش ہوا؟ یقیناً آپ کا دل دکھا (حالانکہ بات سچی ہے، جھوٹی نہیں) تو کیا نبیوں کے نبی سید العظیمین باعصیٰ ایجاد عالم علیہ السلام ہی روئے گئے ہیں کہ تم لوگ ان کے والدین کے متعلق جو مرضی کہو اور ان کا رب کریم تمہیں جنت بھیج دے۔ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسا کہنے سے جو تم کہتے ہو یقیناً ان کو ایذا پہنچتی ہے ان کا دل مبارک دکھتا ہے۔ جیسے کہ قاضی ابو بکر مالکی کا قول گزرا۔ مولوی صاحبان ہوش کرو عقل کے ناخن لو اور ضد، ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو، تعصب کا راستہ اختیار نہ کرو ورنہ اس کڑے حکم کا انتظار کرو:

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم۔ (قرآن مجید)

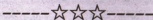
یعنی وہ لوگ جو میرے حبیب کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک

عذاب تیار ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ

اجمعین۔

بزرگان دین کے سرکار محمد ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق اقوال مبارکہ



﴿۱﴾

سیدنا عمر بن عبدالعزیز قدس سرہ کے تاثرات
سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے کاتب نے کہہ دیا کہ اگر میرا
باپ کافر تھا تو رسول اللہ ﷺ کا باپ بھی..... تھا۔ یہ سن کر فطری غضب
غضباً شدیداً و عزلاً من الدیوان.

(الدرج المنید للمسیح علی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۱)

یہ سن کر سیدنا عمر بن عبدالعزیز سخت غضب ناک ہوئے اور اس
کاتب کو اس کے عہدے سے معزول کر دیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین۔

(۲)

قاضی ابوبکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

حضرت قاضی ابوبکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا جو یہ کہے کہ
رسول اللہ ﷺ کے والدین تھے اس کے متعلق کیا حکم ہے یہ سن
کر فرمایا ایسا شخص ملعون ہے (لعنتی) ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة.

نیز فرمایا لا اذی اعظم من ان يقال عن ابیه انه فی النار.

(مسالك الخطاء صفحہ ۶)

یعنی اس سے بڑی ایذا کوئی نہیں کہ کسی کے باپ کے متعلق کہا جائے
کہ وہ دوزخی ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل

(۳)

حب الرسول علامہ بیہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

لقد ألف كثير من العلماء مؤلفات مستقلة في نجات ابويه

عليه السلام (حجۃ اللہ علی الغلین صفحہ ۴۱۳)

تحقیق سے ثابت ہوا کہ بہت سارے اور کثیر علماء کرام نے رحمت

کائنات میں ان کے والدین کریمین کے جنتی ہونے کے متعلق مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

﴿۲۰﴾

امام المتکلمین امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد
امام المفسرین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

انہما لم یكونا مشرکین بل کانا علی التوحید وملة ابراهیم
علیہ السلام۔ (المقاصد السنیہ صفحہ ۹)

یعنی شاہ کونین رحمہ اللہ کے والدین کریمین مشرک نہیں تھے بلکہ وہ
دونوں توحید پر اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔

والحمد للہ رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ
سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امام رازی کون تھے؟

اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ سیوطی فرماتے

ہیں: وناہیک بہ امامۃ و جلالة فانه امام اهل السنة فی زمانہ

..... وهو العالم المبعوث علی رأس المائة السادسة لیجدد
لہذہ الامۃ امر دینہا.

اے عزیز امام رازی کا امام ہونا اور ان کی جلالت شان کافی ہے
کیونکہ امام رازی اہلسنت کے اپنے زمانہ کے امام تھے۔ نیز امام رازی چھٹی
صدی کے مجدد تھے (رحمۃ اللہ علیہ) ان کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تا کہ دین
مصطفیٰ ﷺ کی تجدید کریں۔

رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ دائمۃ و صلی اللہ علی غیر البریۃ
وسید العلمین و علی آلہ واصحابہ وسلم.

میرے عزیز مقام غور ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسے امام
المحققین اور صدی کے مجدد دین و ملت ایسے ایسے ایمان کے موتی نکھیریں
کہ ان کی خوشبو ایمان والوں کے مشام دل کو تازہ قیامت معطر کرتی رہیں گی تو
بھی اپنے دل کو پاک و صاف کرتا کہ تجھے بھی یہ ایمانی اور روحانی خوشبو معطر
کرے اور عقیدے کی میل پچھل دور ہو۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل.

﴿۵﴾

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حافظ الحدیث علامہ عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فاقول ذهب كثير من الائمة الاعلام الى انهما

ناجيان ومحكوم لهما بالنجاة في الآخرة. (الدرج المزيه صفحہ ۱)

بہت بڑے مشہور ائمہ کرام نے یہ اختیار کیا ہے کہ سرور کونین
ﷺ کے والدین کریمین جنتی ہیں اور ان اماموں کا یہ فیصلہ ہے کہ دونوں
(ماں، باپ) آخرت میں نجات یافتہ ہیں۔

صلى الله على الحبيب المنيب اللبيب وعلى آله

واصحابه اجمعين.

نیز امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن لوگوں نے اس مسئلہ میں
مخالفت کی ہے یہ ائمہ کرام ان لوگوں کے اقوال کو ان سے بہتر جانتے ہیں اور
یہ ائمہ کرام ان مخالفین سے درجہ میں (علم میں) کم نہیں ہیں۔ نیز فرمایا یہ ائمہ
کرام احادیث مبارکہ اور آثار شریفہ کو مخالفین سے زیادہ جانتے ہیں یا در کہتے
ہیں اور دلائل کو پرکھتے ہیں۔ یہ ائمہ کرام مخالفین سے سبقت رکھتے ہیں کیونکہ

پیائے کرام ہر قسم کے علم کے ماہر ہیں۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

﴿۶﴾

علامہ سید محمود آلوسی

صاحب تفسیر روح المعانی کا قول مبارک

صاحب تفسیر روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آیت پاک سے
سید الغنیمین علیہ السلام کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا گیا ہے
جیسے کہ اہلسنت کے بہت سارے جلیل القدر علماء اور ائمہ کرام کا مسلک ہے۔

نیز فرمایا: واحتشی الکفر علی من یقول فیہما رضی اللہ
عنہما۔ یعنی جن علماء نے رحمت کائنات علیہ السلام کے والدین کریمین رضی اللہ
عنہما کے متعلق اس کے خلاف کیا ہے مجھے تو ان کے متعلق خوف ہے کہ ان کا
اپنا ایمان ضائع نہ ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جلد ۱۹ مطبوعہ
لہان) (زیر آیت وتقلبک فی المساجدین)

اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک الکریم وعلی
اہلبہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۷﴾

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک
حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رحمت
دو عالم ^{علیہ السلام} کے والدین کریمین کے متعلق علماء متقدمین نے اختلاف کیا ہے
واما متاخرین پس تحقیق کردہ اندام اسلام والدین بلکہ تمام آبادامہات
آنحضرت ^{صلی اللہ علیہ وسلم} راتا آدم علیہ السلام۔

(اثر المصنفات صفحہ ۱۸ جلد ۱)

یعنی علمائے متاخرین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جان دو عالم
^{صلی اللہ علیہ وسلم} کے والدین کریمین مسلمان تھے بلکہ سرور دو عالم ^{صلی اللہ علیہ وسلم} سے لے
کر حضرت آدم علیہ السلام تک سب آبائے کرام وامہات ذیشان کا مسلمان
ہونا ثابت کیا ہے۔

اللہم صل وسلم بارک علی حبیبک سید الاولین والآخرین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۸﴾

نیز فرمایا: وحدیث اخیائے والدین اگرچہ در حد ذات خود ضعیف

است لیکن صحیح و حسین کردہ اندر بعد و طریق۔

(اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۸ جلد ۱)

یعنی سرکارِ مہدیؑ کے والدین کریمین کے زندہ ہو کر ایمان قبول کرنے والی حدیث اگرچہ بذاتِ خود ضعیف ہے لیکن اس کی سندیں اس قدر کثیر ہیں کہ یہ حدیث حسن بلکہ صحیح کے درجے تک پہنچ گئی ہے۔

نوٹ:

اگر کسی سند حدیث میں ضعف ہو تو تعدد طریق اور تعلق بالقول سے اس حدیث کا ضعف ختم ہو جاتا ہے اور وہ حدیث صحیح کے درجے تک پہنچ جاتی ہے جیسے کہ حدیث پاک مذکور ہے۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۹﴾

نیز شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وایں علم گویا مستور بود از

حقد میں پس کشف کرو آرائقِ تعالیٰ بر متاخرین و اللہ یختص بر رحمۃ

من یشاء بما شاء من فضله۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۸ جلد ۱)

یعنی یہ وہ علم ہے جو حقد میں پوشیدہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ

متاخرین پر منکشف کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے جس انعام کے ساتھ چاہے اپنے فضل سے خاص کر لیتا ہے۔

والحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی حبیبہ اکرم
الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۱۰﴾

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ دونوں ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے اور جن محدثین کرام نے اس حدیث پاک کو صحیح فرمایا ہے ان میں سے بعض کے اسامہ مبارک یہ ہیں: امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، شام کے حافظ الحدیث ابن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اس میں طعن کرنا بیجا ہے کیونکہ کرامات اور خصوصیات کی شان ہی یہ ہے کہ وہ قواعد اور عادات سے خلاف ہوتی ہیں چنانچہ رسول اکرم ﷺ کے والدین کریمین کا وصال کے بعد زندہ ہو کر ایمان لانا ان کے لیے نافع ہے دوسروں کے لیے نہیں۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۵۴)

﴿۱۱﴾

سند الفقہا سیدی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی
 سیدی دستغیب ابن عابدین علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں
 فرمایا ہے: الا تروی ان نھینا رحمۃ اللہ علیہ قد اکرمة اللہ تعالیٰ بحیاء ابویہ
 لہ حتی آمنابہ کما فی حدیث صحیحہ القرطبی وابن ناصر
 الدین حافظ الشام وغیرہما۔ (رد المحتار صفحہ ۲۳ جلد ۲)

یعنی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اعزاز و اکرام کے لیے ان کے والدین کریمین کو زندہ کیا حتیٰ کہ وہ دونوں
 اپنے نعتِ جگر پر ایمان لائے جیسے کہ اس حدیثِ پاک میں ہے جس کو علامہ
 قرطبی نے اور ابن ناصر الدین شامی رحمہما اللہ نے اور دیگر ائمہ حدیث نے صحیح
 ثابت کیا ہے۔

لنجزاھم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء۔
 مندرجہ بالا اقوال مبارکہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

﴿۱﴾

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما دوبارہ زندہ

کیے گئے اور وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے حبیب ﷺ پر ایمان لائے۔

﴿۲﴾

اور وہ جان دو عالم ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیے زندہ کیے گئے اور اگر نہ بھی زندہ کیے جاتے تو پھر وہ جنتی تھے کیونکہ وہ اہل فترت سے تھے اور ان دونوں نے کبھی بھی نہ شرک کیا نہ بت پرستی کی۔

﴿۳﴾

والدین کریمین کا دوبارہ زندہ ہونا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اس حدیث کو بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

﴿۴﴾

یہ حدیث پاک مخالفین کی پیش کردہ احادیث مبارکہ کی ناخن ثابت ہوئی یعنی اس حدیث پاک سے پہلے کی ساری مخالفت حدیثیں منسوخ قرار پائیں۔

﴿۵﴾

سید المرسلین ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کو کافرا یا دوزخی کہنے

والا ملعون ہے، لعنتی ہے ایسا کہنے سے یقیناً یقیناً حبیب خدا ﷺ کو ایذا پہنچتی

ہے اور ایسے شخص کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

﴿۶﴾

اِس بات کا ہے کہ ایسے شخص کا ایمان چھن جائے۔ (معاذ اللہ)

(دعوتِ فکر)

چند حقائق عشق و محبت والوں کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں وہ خود اپنے ایمان سے پوچھ کر فیصلہ کرتے جائیں:

﴿۱﴾

عن معاذ الجهنی قال قال رسول اللہ ﷺ من قرأ القرآن وعمل بما فیہ البس والداہ تاجاً یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۶/ المسد رک صفحہ ۵۶ جلد ۱)

(مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۳ جلد ۷/ ابوداؤد شریف صفحہ ۲۰۵ جلد ۱)

حضرت معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے بھی زیادہ ہوگا۔

اے عزیز اگر صرف قرآن مجید پڑھنے اور عمل کرنے والے کے والدین کو یہ اعزاز ملے گا تو جس کے وسیلہ سے قرآن پاک ملا ہے اور جس کی ہدایت سے ساری خدائی قرآن پاک کے مطابق عمل پیرا ہے اس کے والدین کو کیا کیا انعامات ملنے چاہئیں۔ یہ تو اپنے ایمان سے پوچھ کر لیتا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۲﴾

ایک بار حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں ایک روٹی حبیب خدا ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے لگائی تو باقی ساری روٹیاں پک گئیں مگر جس روٹی کو شاہ کونین ﷺ کا دست مبارک لگا اس روٹی کو آٹھ گانچ تک نہ آئی۔

(حالات مشرقی نقشبندیہ صفحہ ۱۱۲)

میرے عزیز غور کر جس روٹی کو امت کے والی ﷺ کا ہاتھ مبارک لگ جائے اسے تو آگ اثر نہ کرے تو جس حکم پاک میں رحمت کائنات ﷺ نو مینے رہیں اس کے متعلق کیا رائے ہے تو اپنے ایمان سے پوچھ لے۔

اللهم صل وسلم وبارک علی النبی المختار
سید الانوار وعلی آلہ واصحابہ الی یوم القوار.

﴿۳﴾

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ کے رومال کیساتھ رحمت والے نبی
ﷺ نے ہاتھ صاف کیے تو اس رومال کو آگ نہیں جلاتی تھی۔ جب میلا
ہو جاتا حضرت انس رضی اللہ عنہ اسے نور میں ڈال دیتے میل چلا جاتا مگر اس
رومال کا ایک تار بھی نہ جلتا۔

(خصائص کبریٰ صفحہ ۸۰ جلد ۲ / مشکوٰۃ شریف: تفسیر روح البیان)

(سیرت رسول عربی ﷺ)

عزیز من غور کر جس کپڑے کے ساتھ جان دو عالم ﷺ کا دست
مبارک لگ جائے اسے تو آگ نہ جلا سکے اور جس شکم پاک میں سرکار دو عالم
ﷺ خود جلوہ گر رہے ہوں اس کے متعلق حیر ایمان کیا کہتا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین .

﴿۴﴾

سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا کرتہ مبارک بھیجا اور فرمایا:

اذہبوا بقمیصی هذا فالقہ علی وجد ابی یات بصیراً۔

(قرآن مجید سورہ یوسف پارہ ۱۲ آیت ۹۳)

میری یہ قمیص لے جاؤ اور میرے ابا جان کے چہرہ پر ڈال دو ان کی نظر
لوٹ آئے گی۔

عزیزِ من جو کپڑا سیدنا یوسف علیہ السلام کے جسمِ پاک کے ساتھ لگ
گیا اس کی برکت سے بیٹائی واپس آ جائے تو نبی الانبیاء ﷺ کے جسمِ اطہر
کے ساتھ جو چیز لگ جائے اس کا کیا حال ہونا چاہیے اور جس شکمِ پاک میں خود
اللہ تعالیٰ کے حبیب مبینوں تک رہے اس کے متعلق تو اپنے ایمان سے پوچھ
کر بتا کہ کہاں ہونا چاہیے۔

مولای صلی وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

﴿۵﴾

ایک گنہگار شخص نے حضرت خولجہ بہاء الحق ملتان رحمة اللہ علیہ کی

دستِ بوسی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی ادب کی وجہ سے جنت بھیج دیا۔

(خلاصۃ العارفین)

غور کر ایک ولی کے ہاتھ مبارک کے ساتھ منگ جانے سے جنت حاصل ہو جائے تو جن کے وسیلہ سے ولی ولی بنتا ہے ان کے جسم مقدس و معطر کے ساتھ جو لگ جائے وہ کہاں ہوتا چاہئے اپنے ایمان سے پوچھ کر جانا جا۔ (سیدنا محمدؐ)

﴿۶﴾

ایک (قاضی) فوت ہو گیا اس کی بیوی حاملہ تھی۔ اس قاضی کو بد اعمالیوں کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا تھا اور جب اس کی بیوی نے بچہ جنا اور پھر اس بچے کو اس کی ماں مسجد میں لے گئی اور مولانا صاحب سے کہا یہ میرا بیٹا ہے اسے قرآن پاک پڑھاؤ مولانا صاحب نے بچے سے فرمایا پڑھ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بچے نے بسم اللہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب اس کے باپ سے عذاب اٹھا لو کیونکہ اس کے بچے نے مجھے رحمان و رحیم کہا ہے۔ (قلیوبی ص ۴۱)

اسی قسم کا ملتا جلتا واقعہ تفسیر بیضاوی میں بھی ہے۔

مقام غور ہے کہ بچے نے بسم اللہ پڑھی باپ کو یہ انعام ملا کہ اس سے عذاب معاف ہو گیا تو جن کے بچے نے سارے جہان کو بسم اللہ پڑھا دی اس کے والدین کو کیا انعام ملنا چاہئے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین۔



سیدنا یونس علیہ السلام چند دن مچھلی کے پیٹ میں رہے تین دن یا دس دن یا چالیس دن تو وہ مچھلی جنت جائے گی۔

(تفسیر روح البیان صفحہ ۲۲۶ جلد ۵)

یہ بات اگرچہ قطعی نہیں لیکن سویدات میں سے ضرور ہے قابل غور بات ہے کہ اس مچھلی نے کوئی نماز نہیں پڑھی کوئی روزہ نہیں رکھا صرف اور صرف اس وجہ سے جنت کی حقدار ہو گئی کہ اس کے پیٹ میں ایک اللہ تعالیٰ کا نبی چند دن رہا تو جس شکم پاک میں نبیوں کے نبی رسولوں کے امام مکی مہینے رہے اس کے متعلق آپ کا ایمان کیا فتویٰ دیتا ہے ان کو کیا انعام ملنا چاہئے۔

فقیر ابوسعید غفرلہ ولوالدہ یہ دلائل حجابہ عرض کرتا ہے کہ اس رحمت والے

نئی مسجد کے والدین کریمین طہین طاہرین کو یہ انعام ملنا چاہئے جس کا تذکرہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۵ء کے اخبارات مثلاً نوائے وقت اور مشرق میں شائع ہوا تھا وہ یہ ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا پروگرام بنایا اور رحمت کائنات ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو بمع چھ دیگر صحابہ کرام کے جنت البقیع میں منتقل کیا تو آپ کا جسم مبارک بالکل صحیح و سالم تھا کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔ نیز فقیر مدینہ منورہ حاضر ہوا وہاں مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۳ء کو ٹھیکیدار عبداللطیف سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ جب رحمت دو عالم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسد مبارک منتقل کیا گیا تو ہم نے بھی زیارت کی تھی کچھ فاصلہ سے دیکھا کہ کفن مبارک بھی بالکل بے داغ تھا اور ایسی فضا مہکی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی المختار سیدالابرار وعلی
اہلہ الاخیار و آلہ واصحابہ وازواجه الطاهرات المطہرات الی
یوم القرار والحمد للہ رب العلمین۔

(ایک مغالطہ)

بعض لوگ امام الامامہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کو بھی اپنے ساتھ ملا کر بے ادبوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر میں فرمایا: واللہ رسول اللہ ماتا علی الکفر۔ رسول اللہ ﷺ کے والدین دونوں کفر پر مرے تھے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جواب:

پہلی بات یہ کہ فقہ اکبر کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ کس کی تصنیف ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی ہے اور محققین نے جو تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ فقہ اکبر ابو حنیفہ محمد بن یوسف بخاری کی تصنیف ہے اور جب یہ ثابت ہی نہیں کہ یہ تصنیف امام اعظم رحمہ اللہ کی ہے تو ان کے سر امتراض تھوپنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ فقہ اکبر سیدنا امام اعظم قدس سرہ کی ہے تو پھر عبارت میں اختلاف ہے جو فقیر کے پاس فقہ اکبر ہے اس میں

ہے نور الدار رسول اللہ ﷺ مآتا علی الفطرة۔ (فقہ کبیر صفحہ ۱۵)

یعنی رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین دونوں کا وصال فطرت (دین اسلام) پر ہوا ہے۔

والحمد لله رب العلمین۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ کسی کی تحریف

ہے کہ مآتا علی الفطرة کو مآتا علی الکفر کر دیا اور سیدنا امام اعظم رحمہ اللہ کو خواہ مخواہ بے ادبوں میں کھڑا کر دیا ہے ورنہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ جو کہ بیکراؤب واحرام تھے ان سے کیسے بے ادبی کے الفاظ سرزد ہو سکتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی ضد کرے اور کہے کہ یہ الفاظ امام اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کے ہی ہیں تو ہم کہیں گے تمہیں وہ مبارک اور ہمیں یہ مبارک الحمد للہ رب العلمین ہمارے پاس جو نسخہ فقہ کبیر ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے مآتا علی الفطرة۔

اللہ تعالیٰ ہمیں باادب رکھے اور ادب والوں میں ہمارا حشر و نشر کرے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وحمۃ
للعلمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(استدراک)

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله الذي هدانا لهذا
وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله والصلاة والسلام على خير
البرية رحمة للعلمين وعلى آله واصحابه اجمعين.

امام بعدا فقیر نے رحمت کائنات علیہ السلام کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے
جنتی ہونے کے متعلق مضمون لکھ کر کاتب کے ہاں بھیج دیا اور پھر دو دن کے
بعد مجھے میرے لخت جگر قاری محمد مسعود حسان سلمہ الرحمن نے ایک کتاب
خرید کر مجھے ہدیہ دی جس کا نام ”ذخائر محمدیہ“ ہے جو کہ تصنیف ہے حضرت
محترم ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکی مدظلہ کی، فقیر نے کتاب کھول کر اس کی فہرست
مضامین پر نظر ڈالی تو نظروں کے سامنے یہ عنوان آیا ”اظہار حقیقت“ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں مضمون پڑھا تو دل باغ باغ ہو گیا کیونکہ
اس میں کچھ مفید ترین باتیں درج تھیں جو کہ ایمان کو جلا بخشنے والی ہیں خیال
آیا کہ اس مضمون کو اپنے مضمون کے ساتھ سودیا جائے، پھر خیال آیا کہ یہ
مضمون خاصہ طویل ہے نیز یہ کہ اس کے کافی دلائل فقیر کے مضمون میں آچکے

ہیں لہذا اس مضمون میں مندرج مفید باتیں بطور لاحقہ اپنے مضمون کے ساتھ تحریر کر دی جائیں تاکہ ویزداد الدین اعتوا ایحساناً کے طور پر باعثِ فرحت و مسرت ہوں۔

القول وبالله التوفیق۔

﴿۱﴾

ابولہب کی بیٹی دژہ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی اور ایمان لے آئی تو کچھ عورتوں نے کہا یہ ابولہب کا فری بیٹی ہے جس کے بارے میں تبت پیدا ابھی لہب سورۃ نازل ہوئی تھی۔ یہ سن کر دژہ نے دربار رسالت میں شکایت کر دی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھے میرے خاندان کے حوالے سے کیوں مجھے ایذا دیتے ہو۔ یہ حدیث پاک لکھ کر حضرت مصنف و امّ کلثوم فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے ابولہب کے حوالے سے ناراضگی فرمائی حالانکہ وہ قطعی طور پر کافر ہی مرا تھا تو اس شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کتنے ناراض ہو گئے جو حضور ﷺ کے والدین کے متعلق ایسی بات کہتا ہے حالانکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے والدین فطرتِ اسلامی پر فوت ہوئے۔ لازمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ ایسے شخص پر زیادہ

ناراض ہوں گے جو حضور ﷺ کے والدین کریمین کی بارگاہ میں اہانت کرتا ہے یا اس طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ آپ ﷺ کے والدین وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت سے نوازا اور ان کے پاک وجود سے کائنات کے سردار کو پیدا فرمایا ہے۔ لہذا ایسا شخص خود اپنے آپ کو لعنت کا حقدار بنا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اپنے کو دور کر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ان السلین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلہم عذابا مہینا۔

(قرآن مجید - ذخائر محمدیہ)

﴿۲﴾

فقیر نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ میرے پاس جو فقہ اکبر ہے اس میں عبارت یوں ہے: ماتنا علی الفطرۃ۔ یعنی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سرکار ﷺ کے والدین کریمین کا دین اسلام (فطرت) پر وصال ہوا۔

اس کے متعلق حضرت مصنف موصوف مدظلہ نے فرمایا فقہ اکبر میں

ماتنا علی الکفر کے الفاظ نہیں بلکہ اس میں عبارت یوں ہے: ووالدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عبارت خود اس قدیم نسخے میں دیکھی ہے جو کہ مدینہ منورہ کی شیخ الاسلام لائبریری میں موجود ہے جس کا رجسٹر نمبر ۳۳۰ ہے اور مجھے بعض اہل علم نے بتایا کہ یہ نسخہ عہد عباسی کا تحریر کردہ ہے۔

(ذخائر محمد یہ صفحہ ۵۷)

نیز فرمایا کہ جس فقہا کبر کے نسخہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ ہے یہ جھوٹ ہے اس قدیم نسخے کی مخالفت کرتا ہے۔

(ذخائر محمد یہ صفحہ ۵۷)

یہ تحریف ہے ہیرا پھیری کی گئی ہے لفظ فطرۃ کو لفظ کفر سے بدل دیا گیا ہے اور ایسی ہیرا پھیری اور بددیانتی کرنا ایسے لوگوں کا وطیرہ بن گیا ہے۔
گزشتہ سال فقیر کے ہاتھ ایک کتاب آئی جس کا نام آسانی جنت اور درباری جہنم ہے مصنف کا نام امیر حمزہ مدبر رسالہ الدعوة ہے اس کے صفحہ نمبر ۵۱ پر مصنف نے لکھا ہے میں پاکستن بابا فرید کے دربار گیا تو دیکھا بابا فرید کے دروازے کے اوپر چتر کی تختی پر لکھا ہے زبدۃ الانبیاء اور پھر اس لفظ کو لیکر خوب رگیدا ہے کہ زبدۃ عربی زبان میں مکھن کو کہتے ہیں یعنی بابا فرید تمام نبیوں کا مکھن ہے اور یہ نبیوں کی توہین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کتاب کا مصنف بناء القاسد علی القاسد کا مرتکب ہوا

ہے کہ پہلے جھوٹ بولا زہد کو زہد بتا دیا پھر اس پر توہین انبیاء کی غلط بنیاد کھڑی کر دی۔

الحاصل فقیر نے جب یہ پڑھا تو دل نے گواہی دی کہ یہ سراسر جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے دن فقیر نے دو گاڑیاں لیں اور چھ احباب کے ساتھ پاکپتن شریف حاضر ہو گیا۔ شیخ المشائخ خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کے دربار پر حاضر ہو کر دیکھا تو وہاں لکھا ہوا تھا زہد الانبیاء فقیر نے ساتھیوں کو دکھایا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کتنا بڑا بہتان ہے کہاں زہد الانبیاء اور کہاں زہد الانبیاء سب نے دیکھا اور دیکھ کر تصدیق کی کہ واقعی یہ لوگ ولیوں کے دشمن ہیں کتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔ یوں ہی جن کے دلوں میں حبیب خدا ﷺ کا بغض بھرا ہوا ہے وہ اگر کتاب چھاپتے وقت لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل دیں تو کیا بعید ہے بس یہی کچھ ہوا جس کی علامہ مالکی نے تصدیق کر دی ہے کہ میں نے خود فقہ اکبر کا وہ قدیم نسخہ دیکھا ہے جو کہ عہد عباسی کا نسخہ ہے اس میں صاف صاف لکھا ہے: ووالدنا رسول اللہ ﷺ ماتا علی الفطرة۔ یعنی رحمت دو عالم حبیب مکرم ﷺ کے والدین کریمین نے

فطرۃ (اسلام) پر وصال فرمایا ہے لیکن یا ر لوگوں نے لفظ فطرۃ کو کفر سے بدل

کراپنے غیث باطن کا مظاہرہ کیا ہے اور پھر یہ اتنی بڑی بے ادبی سیدنا
امام اعظم قدس سرہ کے سر تعویذ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر سے محفوظ
رکھے۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الامی و علی آلہ و
اصحابہ اجمعین .

﴿۳﴾

حضرت مصنف علوی مالکی زیدہ شرفہم نے فرمایا صحیح قول یہی ہے کہ
سرکارِ رسول اللہ کے والدین کریمین اسلام پر تھے بڑے بڑے ائمہ کا یہی قول ہے
۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر تین رسالے لکھے ہیں۔
(ذخائر محمد یہ صفحہ ۶۰)

﴿۴﴾

یہ واقعہ کہ حضور ﷺ کے والدین کو زندہ کیا گیا جمہور اور ثقہ علماء کے
نزدیک صحیح ہے۔ (ذخائر محمد یہ صفحہ ۶۰)

﴿۵﴾

منکرین جتنی بھی روایات پیش کرتے ہیں وہ آحاد کا حکم رکھتی ہیں اور

آحاد قرآن پاک کے ارشاد و ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً کا

مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ (ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۶﴾

منکرین جو روایات پیش کرتے ہیں وہ اس واقعہ سے پہلے کی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (والدین کریمین) کو دوبارہ زندہ کیا تھا تا کہ وہ دونوں آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۷﴾

حضور ﷺ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہونا اور تفصیلی ایمان سے شرف ہونا اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور یہ جمہور کا قول ہے۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۷)

﴿۸﴾

منکرین جو احادیث مبارکہ پیش کرتے ہیں ان احادیث مبارکہ میں بڑے بڑے اکابر علماء نے جرح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہیں۔

(ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۹﴾

ملا علی قاری نے رجوع کے بعد شرح شفاء میں اس بات کی تصریح
 کر دی ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کا مسئلہ اجل علماء کے
 درمیان متفق علیہ ہے اور یہی جمہور اور ثقہ علماء کا قول ہے۔
 (ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۳)

﴿۱۰﴾

علامہ سید محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نے جن کا شمار ثقہ علماء
 میں ہوتا ہے انہوں نے وتقلب فی الساجدین کے تحت لکھا ہے
 جو شخص رسول اکرم ﷺ کے والدین رضی اللہ عنہما کے خلاف باتیں
 کرتا ہے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اس کا اپنا ایمان چھن جائے اور وہ کافر
 ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۳۸ جز نمبر ۱۹)
 (ذخائر محمدیہ صفحہ ۶۵)

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
 العظیم وصلى اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ
 اجمعین۔

﴿۱۱﴾

علامہ سید محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نے رحمۃ کائنات ﷺ کے والدین کریمین کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے وہ کتاب ذخائر محمدیہ کے صفحہ ۶۷ پر درج ہے اس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

آمنتما بر رسول اللہ معجزة

وانتما الآن فی فردوس جنات

اے ہمارے آقا ﷺ کے والدین کریمین تم دونوں اپنے لخت جگر اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان لائے مجھے اے کے طور پر اور تم دونوں اب جنت الفردوس میں جاگزیں ہو۔

وقال ان نجاة والدين غدت

حقا بتحقيق سادات والہات

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک سرکار ﷺ کے والدین کا جنتی ہونا حق ہو گیا ہے بڑے بڑے محققین اور اکابر اور ثقہ علماء کی تحقیق سے۔

وذاک معتقدی حقا ومستندی

مدعما باحادیث و آیات

یہ میرا پختہ اور حق عقیدہ ہے جو کہ احادیث مبارکہ اور آیات قرآنیہ

سے موید ہے۔

والمصطفیٰ مع بر الوالدین لہ

اعلیٰ المناصب فی کل مقامات

مصطفیٰ کریم ﷺ اپنے نیکو کار والدین کے ساتھ بڑے اونچے

اونچے مقامات اور منصبوں پر ہیں۔

اللہم صل وسلم وبارک علی خیر البریہ سید العلمین

وعلی آبائہ الکرام وآلہ واصحابہ العظام الی یوم القرار۔

اے میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی میں نے مندرجہ بالا

مضمون خیر خواہی کے طور پر لکھا ہے۔ غور سے پڑھنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو بے

ادبی گستاخی کرنے والوں کی لفاظیوں اور بتاؤنی باتوں سے متاثر ہو کر لعنت

اور دوزخ کا حقدار بن جائے کیونکہ قرآن پاک میں صاف صاف فرمادیا:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا

والآخرة واعدلہم عذابا مہینا۔ (قرآن مجید)

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

والذین یؤذون رسول اللہ لعنہم عذاب الیم۔

اور ظاہر ہے کہ رحمت کا نجات حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کے والد ماجد یا والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافریا دوزخی کہنے سے یقیناً یقیناً ان کو ایذا (دکھ) پہنچتا ہے۔

اے میرے عزیز یہ تو بڑی بات ہے رحمۃ للعالمین ﷺ کا مقام اتنا بلند اور اونچا ہے کہ رب تعالیٰ نے یہاں تک فرما دیا۔
اے میرے حبیب ہم نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دے دیا ہے
لہذا جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کر لیا لیکن جو میرا ذکر تو کرے لیکن
تیرا ذکر نہ کرے اس کیلئے جنت میں سے کچھ حصہ نہیں۔

(تفسیر در منثور سورہ کوثر)

مقام غور ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ذکر نہ کرے وہ تو
جنت نہ جاسکے تو جو شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کو ایذا (دکھ) دے وہ کیسے
جنت جاسکتا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی ابھی وقت ہے بے ادبی کی باتوں سے توبہ
کر لے ورنہ جب موت کا فرشتہ آ گیا پھر ہاتھ ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

(دعا)

اے میرے رب کریم ہمیں ادب کی توفیق عطا کر اور ہمیں بجا دینی سے بچا تو ہی ہماری دعاؤں کا سننے والا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید العالمین اکرم الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

محتاج دعاء

فقیر ابو سعید غفرلہ محمد پورہ فیصل آباد

۱۷ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ، ۵-۳-۹۹

اعلان

مصدقہ دل کتب: فی ہر ماہ سے حاصل کریں اور چھ کارپائی میں مضمود کریں۔

تب کوڑ | برائے مصلیٰ ﷺ | بدعتی کعبہ | مشن مصلیٰ ﷺ | نظریہ | دو جہاں کی نعمتیں
 مذہب انبی کے تحریکات | مصلیٰ | شہادت | امت کی فخر خواہی | صراطِ مستقیم
 اسلام میں شریک کی حیثیت | یزدان نظر | عقلمند ہم مصلیٰ ﷺ | عورت کا مقام | سنت مصلیٰ ﷺ
 حقوق العباد | شیطان کی جھکنڈے | اعتقاد | مسلمانوں کی فرائض ﷺ | شان محبوبی کے پھول

درود پاک پر یثانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنے ذکر واذکار اور دعا کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر تو ایسا کر لے تو تیرے سارے گنا سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“ (رداد الترغیذی)

دیکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

باتاری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائے www.tablighulislam.com



تحریک تبلیغ الاسلام

پتہ: قلعہ بانی، سہیل پور، لاہور 54600
 فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com

